تجلیات خلچیاں

حکم : سجادو نشین پر سید قطب الدین شاہ۔

December 15, 2025

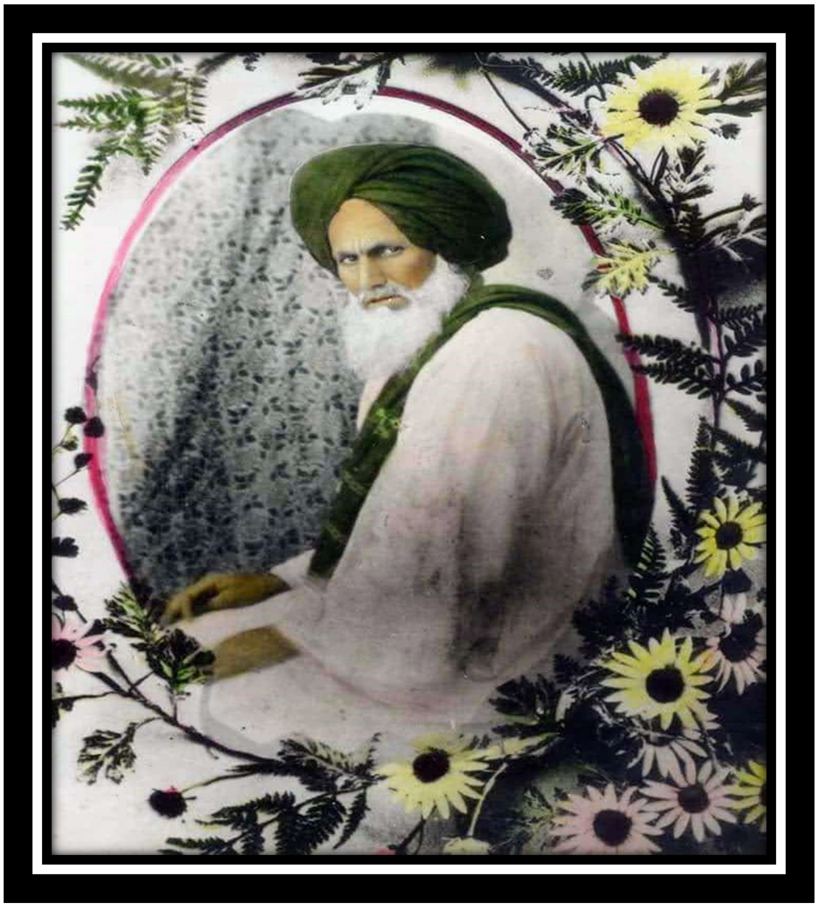

حضرت قبلہ عالم، مرشد کامل فخر پاک وہند

خواجہ میراں شاہ محمد شاہ

خلچیاں والی سرکار

حضرت قبلہ عالم، مرشد کامل فخر پاک وہند

خواجہ میراں سید برکت علی شاہ گیلانی

خلچیاں والی سرکار

حضرت قبلہ عالم، مرشد کامل، فجر پاک وہند

خواجہ میراں پیر سید سردار علی شاہ گیلانی

خلچیاں والی سرکار

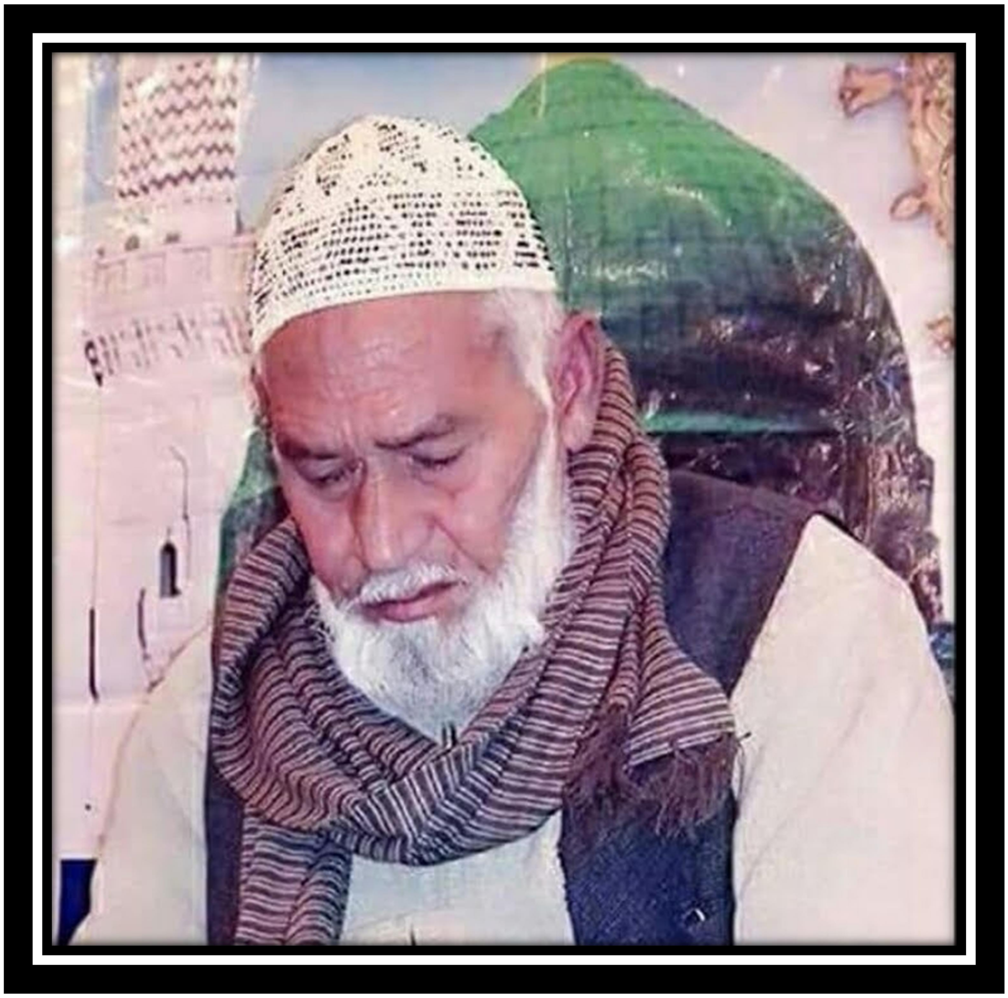

حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ

سید منیر احمد شاہ گیلانی

چشتی نظامی فخری نورانی

خلچیاں لوی سرکار

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انتساب

میں اپنے ان گلہائے عقیدت کو جو بیاد پیر روشن ضمیر، مرشد بے نظیر، فقیر با تاثیر، خواجہ پر تنویر، بدر منیر، دستگیر، آفتاب پنجاب، عالیجناب، قبلہ عالم، سید میران پیر برکت علی شاہ صاحب خلچیانی قدس سرہ العزیز صفحاتِ قرطاس پر بکھیرے ہیں، بتمام ادب و احترام حضرت فیضِ درجت پیر طریقت سید سردار علی شاہ صاحب دامت برکاتھم العالیہ سجادہ نشین کی نذر کرتا ہوں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرض حال

اللہ ربّ العزت کا شکر ہے جس نے اپنے خاص بندوں کے قلوب کو اپنے نور سے منور فرمایا، اور ان کے ذریعے دنیا کو ہدایت و معرفت کی روشنی عطا فرمائی۔ صلوٰۃ وسلام ہو سرورِ دو عالم، خاتم النبیین، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر، جن کی غلامی ہی اصل افتخار ہے، اور جن کی سنت ہی راہِ نجات۔

یہ کتاب "تجلیاتِ خلچیاں" دراصل ایک ایسا روحانی آئینہ ہے جس میں سلسلہ چشتیہ برکاتیہ خلچیاں کے مشائخِ کرام کی تجلیات، تعلیمات، کرامات اور فیوض و برکات کا عکس نظر آتا ہے۔ اس کتاب کی پہلی اشاعت جنوری 1969ء میں "تجلیاتِ برکت" کے عنوان سے ہوئی، جو کہ حضرت پیر سید برکت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے فیضِ باطن کا ایک جھلکتا ہوا مظہر تھی۔

نو برس بعد یہ نایاب ہو چکی تھی، لیکن اہلِ دل کی پیاس بجھ نہ سکی۔وقت کے ساتھ اس کی طلب میں اضافہ ہوتا رہا، حتیٰ کہ حضرت سجادہ نشین سید منیر احمد شاہ صاحب کی نگرانی میں اس کی دوسری اشاعت عمل میں لائی گئی، تاکہ فیض کا یہ چشمہ پھر جاری ہو جائے۔

اب، تقریباً 47سال بعد، جب دنیا مادیت کے اندھیروں میں گم ہے، روحانیت کی یہ شمع ایک نئے رنگ، نئے نام اور وسیع تر روحانی افق کے ساتھ "تجلیاتِ خلجیاں" کے عنوان سے پھر روشن کی جا رہی ہے۔یہ سعادت حضرت قبلہ پیر سید سردار علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے، اور پیر سید منیر احمد شاہ صاحب کے فرزندِ ارجمند، حضرت سید قطب الدین شاہ کی عنایت، توجہ اور حکم سے حاصل ہوئی ہے۔

یہ کتاب نہ صرف ماضی کی یادگار ہے بلکہ حال و مستقبل کے لیے ایک روحانی رہنما بھی ہے۔اس میں شامل اشعار، ملفوظات، سوانح، اور دیگر نکات اہلِ دل کے لیے سرمایہ یقین و محبت ہیں۔ہمارا یقین ہے کہ یہ کتاب قلوب کو منور کرے گی، اذہان کو روشن کرے گی اور محبتِ اولیاء سے سرشار کر دے گی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ "تجلیاتِ خلجیاں" کو مقبولیتِ عامہ عطا فرمائے، اور اس کے توسط سے سلسلہ چشتیہ برکاتیہ خلجیاں کے فیوض و برکات ہر دل تک پہنچیں۔

آمین۔

سید شیراز حیدر شاہ

Monday, December 15, 2025

شجرہ شریف

یا الٰہی اپنی ذات کبریا کے واسطے

رحم کر مجھ پر محمد مصطفٰے کے واسطے

میں ہوا ہوں سخت زار اس بند محنت میں اسیر

کھول دے مشکل علی المرتضیٰ کے واسطے

خواجہ بصری حسن کا نام لاتا ہوں شفیع

شیخ عبد الواحد اہل بقا کے واسطے

فضل کر مجھ پر طفیل خواجہ ابن عیاض

شاہ ابراہیم بلخی بادشہ کے واسطے

حضرت خواجہ حذیف کے لئے تو رحم کر

اور ہبیرہ بھر یہ صاحب ہدا کے واسطے

خواجہ مشاد کی خاطر مرادل شاد کو

شیخ بو اسحاق قطب چشتیا کے واسطے

خواجہ ابدال احمد بو محمد مصیے را

خواجہ بویوسف صاحب صفا کے واسطے

خواجہ مودود حق اور خواجہ حاجی شریف

خواجہ عثمان اہل اقتدار کے واسطے

والی ہندوستان خواجہ معین الدین حسن

شیخ قطب الدین قطب الاتقیا کے واسطے

کام کر شیری طفیل حاجی گنج شکر

اور نظام الدین محبوب خدا کے واسطے

دل کو روشن کے طفیل اللہ نصیر الدین چراغ

اور کمال الدین کمال اصفیا کے واسطے

دور کر ظلمت سراج الدین و دنیا کے لئے

اور علم الحق دین علم الہدنے کے واسطے

حضرت محمود را جن سرور دنیا و دیں

اور جمال الدین حسن صاحب رضا کے واسطے

شیخ حسن اور خواجہ شیخ محمد کے طفیل

حضرت یحی مدنی مقتدا کے واسطے

مشکلیں حل کر طفیل شدہ کلیم اللہ ولی

اور نظام الدین مقبول خدا کے واسطے

پیر فخر الحق والدین ناظم سرکار چشت

آنکہ اندر عشق پیراں رہنما راہ بھیب

دین و دنیا کا وسیلہ پیر عالم مفرد

حاجی لعل محمد رہنما کے واسطے

میں آن محمد العسل حاجی شمس الدین مصطفی است

شیخ بخش اللہ ولی دستگیر در جہاں

قبر حاجات و کعبہ مدعا کے واسطے

رہنمائے سالکان و پیشوائے عارفان

شہ محب اللہ امیر دوسرا کے واسطے

جنا من کل سوء اعطینا صدق الیقین

شہ محمد شاہ فخر چشتیہ کے واسطے

کر منور دل کو میرے نور اپنے سے خدا

سید برکت علی شاہ نور الہدی کے واسطے

دور کر دل سے میرے نقش وجود غیر کو

سید سردار علی شاہ صاحب سخا کے واسطے

ذکر و فکر مصطفے میں زندگی گزرے میری

سید میر احمد شاہ باوفا کے واسطے

دل میں دے اپنی محبت بعد رفع ماسوا

حضرت پیران چشتی با خدا کے واسطے

سلسلہ نسب

حضرت ابو طالب سرکار رحمۃ اللہ علیہ

بن حضرت مولا علی مشکل کشاء

بن حضرت سید امام حسن علیہ السلام

بن سید حسن مثنے شاہ صاحب

بن حضرت سید محمد عبد اللہ شاہ صاحب

بن سید حضرت محمد موسی الجون صاحب

بن حضرت سید موسی شاہ صاحب

بن حضرت سید محمد داود شاہ صاحب

بن حضرت سید محمد یحییٰ الدھر سرکار صاحب

بن حضرت سید محمد عبد اللہ شاہ صاحب

بن حضرت سید محمد بو صالح جنگی دوست صاحب

بن حضرت سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

بن حضرت سید عبدالوہاب شاہ صاحب

بن حضرت سید سیف الدین شاہ صاحب

بن حضرت سید مسعود احمد شاہ صاحب

بن حضرت سید صفی الدین شاہ صاحب

بن حضرت سید ابو عباس احمد شاہ صاحب

بن حضرت سید ابو علی محمد شاہ صاحب

بن حضرت سید انوار الحسن علی شاہ صاحب

بن حضرت سید امیر علی شاہ صاحب

بن حضرت سید محمد غوث سرکار (اوچ شریف)

بن حضرت سید مبارک علی حقانی شاہ صاحب

بن حضرت سید محمد عبد اللہ شاہ صاحب

بن حضرت سید محمد شاہ صاحب

بن حضرت بابا میراں شمس الدین شاہ صاحب

بن حضرت میراں علی محمد شاہ صاحب

بن حضرت بابا سیف الدین شاہ صاحب

بن حضرت میراں شاہ حسین شاہ صاحب

بن حضرت سید احمد شاہ صاحب

بن حضرت سید سلطان علی شاہ صاحب

بن حضرت سید غلام محمد شاہ صاحب

بن حضرت سید محمد عبد اللہ شاہ صاحب

بن حضرت سید مزمل علی صاحب

(بن حضرت میراں شاہ محمد صاحب (خلچیانی، سرگودہا

(بن حضرت سید سردار علی شاہ صاحب (فیصل آباد

(بن حضرت سید منیر احمد شاہ صاحب (فیصل آباد

(بن حضرت سید قطب الدین شاہ صاحب (فیصل آباد

حضرت سید اصیفاء حیدر شاہ

حضرت سید شیراز حیدر شاہ

حضرت سید ذیشان حیدر شاہ

نعت شریف

از قلم۔ سید پیر برکت علی شاہ صاحب

خواب میں یا نبی گر شکل دکھائی ہوتی ہے

تو یہ فرقت کی گھٹا مجھ پر نہ چھائی ہوتی ہے

آپ کا نور نہ وہ ہوتا اگر جلوہ نما

نہ سفیدی نہ سیاہی نہ ستائی ہوتی

میں سمجھتا کہ مجھے جنت فردوس ملا

تیرے دربار میں گر مجھ کو رسائی سوتانی

بیٹھا رہتا میں در پہ سدا بن کے فقیر

بادشاہی سے بھی بہتر یہ گدائی ہوتی

پنجتن پاک کی بخشش نہ اگر ہوتی وسیع کی اگر دوستی

گنہ گاروں کی نہ محشر میں رہائی ہوتی

دشت کربل میں شہادت نہ کر پاتے حسین

حق پرستوں کی نہ پھر راہنمائی ہوتی

کرم فرماتے نہ گر خواجہ محمد شاہ ولی

برکت آشفتہ کی مشکل نہ کشائی ہوتی

سردار علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ کی ایک کرامت

سردار علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ کی بے شمار کرامات مشہور ہیں، لیکن ایک واقعہ خاص طور پر اہلِ دل کے لیے باعثِ ایمان افروزی ہے۔

فرماتے ہیں کہ ایک بار آپ پاکستان کے ضلع میانوالی میں تشریف فرما تھے۔ وہاں ایک نیک اور دین دار بزرگ خاندان مقیم تھا، جو طویل عرصے سے اولاد جیسی نعمت سے محروم تھا۔اس گھرانے کے افراد اولیائے کرام سے عقیدت رکھتے تھے اور ان کی محفل میں شوق سے شریک ہوتے تھے۔

سردار علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ کو جب اس گھر کی حالت کا علم ہوا، تو آپ بنفسِ نفیس ان کے گھر تشریف لے گئے۔وہاں پہنچ کر آپ نے دعا کے لیے ہاتھ بلند کیے اور بڑے خشوع و خضوع کے ساتھ ان کے لیے دعا فرمائی۔قدرتِ خداوندی کہ کچھ ہی عرصہ بعد اُس گھر میں اولاد کی خوشخبری سنائی دی۔

حضرت قبلہ عالم، مرشد کامل فخر پاک وہند

خواجہ میراں سید برکت علی شاہ گیلانی

خلچیاں لوی سرکارؒ

سید برکت علی شاہ، حضرت شاہ محمد شاہ کے بیعت یافتہ تھے۔ آپ پانچ وقت کی نماز کے پابند اور تلاوتِ قرآنِ کریم میں مشغول رہنے والے بزرگ تھے۔ آپ ایک عرصے تک اسکول میں بطور استاد خدمات انجام دیتے رہے اور مسجد میں بھی علمِ دین کی تدریس کیا کرتے تھے۔

سید سردار علی شاہ آپ کے رشتہ دار تھے اور آپ کے پاس اکثر آتے جاتے رہتے تھے۔ چونکہ وہ ڈاک خانے میں کام کرتے تھے، اس لیے کبھی خطوط لاتے یا دیتے بھی تھے۔

سید برکت علی شاہ، سردار علی شاہ سے نہایت محبت کرتے تھے اور انہیں اپنی اولاد کی طرح چاہتے تھے۔ آپ انہیں علمِ دین کی تعلیم بھی دیتے رہتے تھے۔

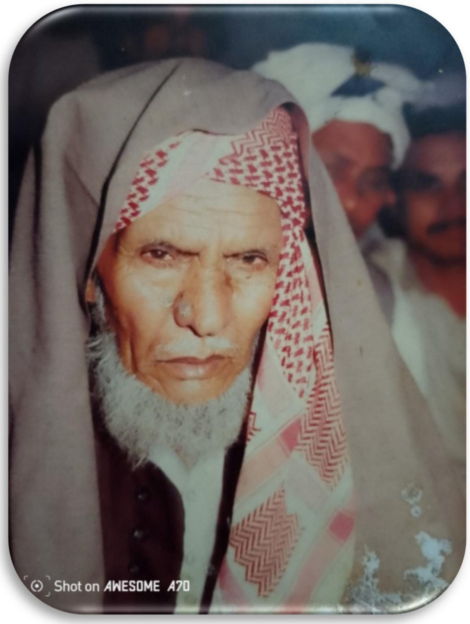

حضرت قبلہ عالم، مرشد کامل، فجر پاک وہند

خواجہ میراں پیر سید سردار علی شاہ گیلانی

خلچیالوی سرکارؒ

جب سید برکت علی شاہ کا وصال ہوا، تو ان کے چہلم کے موقع پر گدی نشینی کے فیصلے کا وقت آیا۔ اس وقت سردار علی شاہ ڈاک خانے میں ملازم تھے۔ جب آپ ڈاک تقسیم کر کے گھر لوٹے، تو آپ کی والدہ نے فرمایا:

"تیرے باپ دا چہلم ہے، تھے چلا جا"

جب آپ خانقاہ میں پہنچے تو دیکھا کہ مجمع لگا ہوا ہے۔ آپ کو اندر جگہ نہ ملی تو جوتیوں پر کھڑے ہو کر وہیں بیٹھ گئے۔ گدی نشینی کے فیصلے کے لیے میاں علی محمد خان صاحب بسی شریف والے کو بلایا گیا، جو شاہ محمد شاہ کے دستِ بیعت تھے۔

میاں صاحب نے فرمایا:

"سید برکت علی شاہ نے اپنا گدی نشین کیا مقرر کیا ہے، فرمایا نہیں۔ مجھے اس کی قبر پر لے چلو۔"

جب وہ مزارِ اقدس پر پہنچے، تو آپ نے مراقبہ کیا۔ اس روحانی مراقبہ میں آپ کو ایک چہرہ دکھایا گیا اور نام بھی بتایا گیا۔

واپسی پر جب میاں صاحب مسجد میں آئے، تو فرمایا:

"سردار کو بلاؤ!"

"پہلا سردار آیا—فرمایا: "یہ نہیں۔

"دوسرا آیا—فرمایا: "یہ بھی نہیں۔

پھر آپ خود تمام صفوں میں گھومنے لگے۔ جب آخری صف میں پہنچے، تو ایک شخص کو جوتیوں پر بیٹھا پایا۔ اسے آگے بلایا، اور پوچھا:

"تمہارا نام کیا ہے؟"

"اس نے جواب دیا: "میرا نام سردار علی شاہ ہے۔

میاں صاحب نے فرمایا:

"یہی وہ چہرہ ہے جو مجھے مراقبہ میں دکھایا گیا۔ یہی برکت علی شاہ کا مقرر کردہ گدی نشین ہے!"

یوں سید سردار علی شاہ کو ولایت و خلافت کی گدی عطا کی گئی۔

لیکن کچھ مخالفین نے اس فیصلے پر اعتراض کیا اور دعویٰ کیا کہ گدی کے اصل حق دار وہ ہیں۔ نتیجتاً انہوں نے سردار علی شاہ کے خلاف عدالت میں مقدمہ دائر کر دیا۔ سردار علی شاہ نے مسلسل 12 سال تک عدالتوں میں یہ مقدمہ لڑا—اور آخر کار کامیاب و سرفراز ہو کر گدی کے حقدار قرار پائے۔

اسی دوران برصغیر کی تقسیم ہو گئی۔ سکھوں نے مسلمانوں پر ظلم و ستم کی لہر چلا رکھی تھی۔ جب آپ بہار سے پاکستان تجارت کے لیے روانہ ہوئے، تو سکھوں کے حملوں کا خطرہ تھا۔

چند لوگ آپ کے پاس آئے اور کہا

"کچھ کیجیے!"

آپ نے برکت علی شاہ کے مزار سے چادر مبارک اتاری اور دو اینٹیں لیں:

ایک قافلے کے آگے والے شخص کو دی، اور دوسری پیچھے والے کو۔

جب قافلہ روانہ ہوا، تو جو بھی سکھ حملہ آور آتا، وہ اندھا ہو جاتا۔

یوں آپ نے قافلے کو بخیر و عافیت پاکستان پہنچایا۔

آپ نے ضلع سرگودھا کے چک نمبر 120 میں سکونت اختیار کی اور ذکرِ الٰہی میں مصروف ہو گئے۔ یہاں آپ کی روحانی مجالس، وعظ، اور ذکر کی محفلیں قائم رہیں۔ آپ ہر سال برکت علی شاہ کی چادر مبارک سے عرس کی محفل منعقد فرماتے رہے جو 70 سال تک جاری رہا۔

سید سردار علی شاہ کے دو بیٹے تھے۔ آپ نے اپنی حیاتِ مبارکہ میں ہی ان دونوں کو شہزادہ مقرر کیا۔ آپ کے وصال کے بعد کچھ ہی عرصہ میں آپ کے بڑے صاحبزادے کا بھی وصال ہو گیا، اور پھر خلافت آپ کے چھوٹے بیٹے کو عطا کی گئی۔

حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ سید منیر احمد شاہ گیلانی چشتی نظامی فخری نورانی خلچیالوی سرکارؒ

جب حضرت سید سردار علی شاہ گیلانی چشتی نظامی فخری نورانی پاکستان تشریف لائے تو آپ کے ہمراہ دو صاحبزادے بھی تھے جن کی عمر تقریباً 8 سے 15 سال کے درمیان تھی۔ آپ کے بڑے بیٹے نے کچھ دینی تعلیم حاصل کی، جبکہ آپ نے اپنے چھوٹے بیٹے سید منیر احمد شاہ کو دستِ نظامی کی سعادت بخشی۔

سید منیر احمد شاہ نے تقریباً گیارہ برس تک امامت کے فرائض انجام دیے۔ بعد ازاں حضرت سید سردار علی شاہ نے انہیں فنِ خطابت کی خدمت کے لیے تیار کیا۔ اسی دوران حضرت سید سردار علی شاہ کی سرپرستی میں ملک بھر میں محافلِ میلادِ مصطفیٰ ﷺ منعقد کی گئیں، جن میں آپ نے اپنے صاحبزادے کو بھی شریک کرایا۔

ایک موقع پر جب سید منیر احمد شاہ کو خطاب کے لیے مدعو کیا گیا تو انہوں نے ایک ہی تقریر کو دوبارہ بیان کر دیا۔ اس پر حضرت سید سردار علی شاہ نے شفقت بھرے انداز میں ارشاد فرمایا:

"بیٹے! حضور ﷺ کی ایک نہیں، بے شمار شانیں ہیں، ہر بار نئی شان بیان کیا کرو۔"

یہ نصیحت ان کے لیے مشعلِ راہ بن گئی۔ اس کے بعد سید منیر احمد شاہ نے خطابت میں ایسی مہارت حاصل کی کہ آپ کا شمار عشقِ رسول ﷺ میں رچے بسے ممتاز مقررین میں ہونے لگا۔

وصال کے بعد حضرت سید سردار علی شاہ کے مسندِ خلافت پر انہی کے فرزندِ برومند سید منیر احمد شاہ فائز ہوئے۔ آج آپ کا مزارِ مبارک اپنے والدِ گرامی کے پہلو میں اہلِ محبت کے لیے مرکزِ فیض ہے

وصال

حضرت قبلہ عالم، مرشد کامل،

فخر پاک و ہند پیر سید برکت علی شاہ

گیلانی چشتی فخری نورانی خلچیاں والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ

ذو القعدہ 2

وصال

حضرت قبلہ عالم، مرشد کامل،

فخر پاک و ہند پیر سید سردار علی شاہ

گیلانی چشتی فخری نورانی خلچیاں والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ

وصال: 16 شعبان 1414 ہجری

بمطابق: جمعہ، 28 جنوری 1994

وصال

سجادہ نشین

حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ

سید منیر احمد شاہ گیلانی

چشتی نظامی فخری نورانی خلچیا لوی سرکار رحمۃ اللہ علیہ

وصال: 24 ربیع الثانی 1439 ہجری

بمطابق: جمعہ، 12 جنوری 2018

عرس مبارک

15 شعبان چراغاں (مغرب کے بعد) محفل نعت ہوگی فجر کی نماز کے بعد لیکر نماز عصر تک قرآن خوانی ، ختم قادریہ

16 شعبان محفل میلاد ظہر سے عصر تک لنگر شریف مغرب کے بعد عشاء کے بعد چادر پوشی رات بھر محفل سماع

17 شعبان مزار شریف کو غسل دیا جائے گا اور حصوصی دعا ہوگی

آپ کا آستانہ مبارک

آستانہ عالیہ غوثیہ فرید

آستانہ عالیہ خلچیاں شریف

ر۔ب ملک پور شریف سردار کالونی گلی نمبر 4 شیخوپورہ روڈ نشاط آباد فیصل آباد203